

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1841

# نظرة التواظف في مسألة الحاضر والتاظر

مصنفه :-



صاحبزاده الحاج آقا قاضی سلطان محمد علی قزوینی

ناشر



استان عالیہ غوثیہ غفورہ ریاستہ حیدرآباد شریف

مکتبہ

ذو جہ تالیف کتاب :-

مجھے حاضر و ناظر کے مسئلہ میں شکوک و شبہات  
نے کیونکہ اکثر علماء دیوبند اس عقیدہ کو ترک  
کہتے ہیں :-

اور بعض دلائل سے ثابت ہوتا ہے اس پر میں  
نے اکوڑہ والے دارالعلوم حقانیہ کے علماء سے  
اپنے شکوک و شبہات دور کرنے کیلئے خط و  
کتابت کی جو افادہ عام کیلئے بدیہہ قانون سے

حافظ سلطان محمود ریاضی

حضرہ ضلع انک

بدیہہ = ۵۰ روپے

۱۰ کاتب :-  
صاحبزادہ حافظ محمود ریاضی

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَزَّلَ الْقُرْآنَ عَلَى  
عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا  
وَالْمَثْوَى وَالسَّلَامَ عَلَى مَنْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهَا  
مُتَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَكَأَيُّ أَعْيَانِ إِلَى اللَّهِ  
بِإِذْنِهِ وَسِرِّحٍ مُنِيرًا  
وَجَعَلَ أُمَّتَهُ شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَجَعَلْنَا  
عَلَى أُمَّتِهِ شُهَدَاءً وَعَلَى الْبَيْتِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ  
فَازُوا مِنَ اللَّهِ فَوْزًا كَبِيرًا  
أَمَا بَعْدَ

دقائق اخبار میں لکھے ہیں کہ دنیا کی مثال  
حضرت خیر ائیل علیہ السلام کے سامنے ایسی ہے جسے کہ  
دسترخوں ہو اور اس پر کئی قسموں کے کھانے ہوتے  
ہوئے ہوں اور وہ دسترخواں کسی آدمی کے سامنے رکھ  
دیا جائے اور وہ جہاں سے چاہے کھائے یعنی وہ  
دسترخوں اسکے سامنے ہوتا ہے اور اس پر خواہیہ

ہوتی ہیں اس شخص سے مخفی نہیں ہوتیں کوئی کھاتا جو

اپر ہو وقائق الاخبار صفحہ ۱۸۱ باب ثانی

باب ثانی ذکر ملک الموت اور علامہ تناء اللہ رح

(پانی پتی) اپنی کتاب تذکرۃ الموتی والقبور باب

احوال الموت واعوانہ صفحہ نمبر ۴ پر لکھتے ہیں روایت

کرتے ہیں ابن ابی الدنیا حضرت کعب سے اور

ابن ابی زبیر بیٹے محمد سے روایت کرتے ہیں

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کی اور

پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ملک الموت

ایک فرشتہ ہے اور جنک کی صفوں میں مشرف ہے

مغرب تک اور درمیان میں لوگوں کو مارتا ہے یہ کیسے

ہو سکتا ہے

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا ملک الموت کے سامنے

یسے کردی ہے جیسے تمہارے سامنے طباق ہو جہاں

سے چاہو کھانا اٹھا لو

ورابو نعیم نے مجاہد وغیرہ سے روایت کی ہے

ساری زمین ملک الموت کے سامنے ایسی ہے جلیسا کہ

طباقی ہوتا ہے جہاں سے چاہتا ہے لے لیتا ہے

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزرائیل علیہ السلام حاضر و ناظر ہیں کیونکہ حال میں ہوا شیاء ہوتی ہیں اس سے مخفی نہیں ہوتی جسکے سامنے وہ حال رکھا ہوا ہوتا ہے اسی طرح جو زمین میں ہے عزرائیل علیہ السلام سے مخفی نہیں ہو سکتی

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ان احادیث سے عزرائیل علیہ السلام کا حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے تو حاضر ناظر ہونا شرک نہیں ہو سکتا جب عزرائیل کا حاضر ناظر ہونا شرک نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ناظر ہونا کیسے شرک ہو سکتا ہے

اور علماء حضرت ابن احادیث اور آیات سے حاضر ناظر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے ان میں تاویلیں محض اس لیے کرتے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر ماننے یہ اللہ تعالیٰ کے برابری لازم آتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی حاضر ناظر ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی حاضر ناظر ہوں اور اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں برابری آجائے تو شرک لازم آجائے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے حاضر ناظر ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے میں بڑا فرق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف

اپنی امت پر حاضر ناظر ہیں اور اللہ تعالیٰ تو عرشِ کرسی  
 لوح و قلم سیاتوں آسمان سیاتوں زمین عجایب  
 نور عرض یہ کہ جتنی مخلوق نے جسکی تشریح تفسیر  
 روح المعانی میں عَلِيَّهَا سَعَتَا عَشْرًا کی آیتہ کی  
 تشریح میں موجود ہے

اللہ تعالیٰ سب مخلوق پر حاضر ناظر ہے کتنا بڑا فرق ہے  
 علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ وَكَوْنِ الرَّسُولِ عَلَيْكَ  
 شَهِيدًا - اس آیتہ کی تشریح میں لکھتے ہیں

وَلَمَّا كَانَ الرَّسُولُ كَالرَّقِيبِ الْمُهَيَّبِ عَلَى  
 أُمَّتِهِ عَدِيٍّ لِعَلَّ

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر محفوظ  
 اور نگہبانی میں اس لیے کہہ علی کا لڑایا گیا ہے  
 مبارک انتریل میں علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں  
 وَلَمَّا كَانَ الشَّهِيدَ كَالرَّقِيبِ جِي يُكَلِّمُهُمُ اسْتِعْلَاءً  
 و تفسیر الی سعود میں ہے

وَكَلِمَاتُ الْأَسْتِعْلَاءِ فِي الشَّهِيدِ مِنْ مَعْنَى  
 الرَّقِيبِ وَالْمُهَيَّبِ

مطلب ان سب تفسیر کا یہ ہوا کہ شہید کا معنی  
 قریب اور مہین سے اس لیے قرآن مجید کی عبارت  
 عَلِيَّكَ شَهِيدًا ہے اور رقیب اور مہین کا معنی محفوظ

اور نگہبان ہے

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر محافطہ اور نگہبان ہوئے تو حاضر ناظر تو ضرور ہوئے کیا مفسرین کو یہ سمجھ نہ تھی کہ اس معنی سے شرک لازم آتا ہے اور محمود الحسن صاحب جو کہ شرح المصنف کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں انہوں نے آیتہ کی تفسیر اس طرح فرمائی ہے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کے حالات سے پورے واقف ہیں اس لیے اپنی امت کی صداقت اور عدالت پر گواہ ہونگے جماعتی تعصب سے بالا ہو کر خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جانکر جواباً با صواب ہے مطلع فرمائیں

اکوڑہ والوں کی طرف سے جواب مطالعہ فرمائیں جو شخص انبیاء علیہ السلام یا ملائکہ کو حاضر ناظر مانے تو اسکا یہ عقیدہ قرآن و حدیثا اثار فقہ حنفی کے مخالف ہے اور اسکا یہ عقیدہ بلا شک و شبہ مشرکیہ عقیدہ ہے یہ لکھ کر نیچے مفتی محمد فرید صاحب اپنے دستخط کر کے دارالعلوم کی مہر لگا دی

جو اصل تحریر میرے پاس موجود ہے

میر میں نے لکھا ہے کہ مفتی صاحب یہ تو اپنے اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا ہے عقیدہ کے اظہار کی ضرورت

۸  
 نہ تھی مطلب تو استفتاء تھا کہ  
 وَكَيْفُوتِ الرَّسُولِ عَلَيْكَ شَهِيدًا  
 کی تفاسیر اور حدیثوں سے حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا  
 ہے اور محمود الحسن صاحب جو کہ ملقب بلقب شیخ الحدیث  
 ہیں انہوں نے بھی شہیداً کی تفسیر کی ہے اس سے  
 بھی حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے  
 اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ ہم تو ایسے فتوے  
 دیتے ہی نہیں لیکن اس طالب علم کے لیے میں نے مختصر  
 جواب دیا ہے اس پر اکتفا کریں

قارئین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ جواب اپنے  
 عقیدہ کا بیان ہے یا کہ میرے سوال کا جواب ہے پھر میں نے  
 جواب لکھا کہ آپ حاضر ناظر کے عقیدہ کو شرکی عقیدہ  
 لکھتے ہیں اور ان تفاسیر اور حدیث سے حاضر ناظر ہونا ثابت  
 ہوتا ہے اور آپ سے ان تفاسیر اور احادیث کا جواب پوچھتے  
 ہیں تو آپ لکھتے ہیں ہم ایسے فتوے کا جواب نہیں دیتے  
 یہ عجیب بات ہے کہ شرک کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا  
 اور ایسے گناہ کا ثبوت بظاہر تفاسیر اور احادیث سے ملتا ہے اور آپ  
 لکھتے ہیں کہ ہم ایسے فتوے کا جواب نہیں دیتے  
 حق تو یہ ہے کہ پہلے آپ شرک کی تعریف کریں کہ شرک  
 کسے کہتے ہیں بعد میں حاضر ناظر کے متعلق لکھیں کہ حاضر ناظر



کا عقیدہ شرک ہے میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ رسالہ الصدوق جو کہ خیر المدارس ملتان سے شائع ہوتا تھا قریباً ۲۵-۳۰ سال کی بات ہوگی کہ سالہ الصدوق میں سے کسی نے علم غیب کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ علم غیب کلی کا عقیدہ صحت دلائل کے خلاف ہے مگر یہ عقیدہ شرک نہیں یہ تمام علماء دیوبند کا فیصلہ ہے

اور جن ایام میں ریاض احمد اشرفی صاحب جنک انجبار میں عقیدہ وار آپ کے مسائل کے عنوان پر لکھتے تھے ان سے کسی نے حاضر ناظر کے مسئلہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حاضر ناظر ہونے میں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے میں بڑا فرق ہے

کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں یہ اشتراک لفظی ہے یہ عقیدہ شرک نہیں فتاویٰ رشیدیہ میں کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے عقیدہ کے متعلق سوال کیا انہوں نے جواب میں لکھا مگر برابر مانے تو شرک سے اس جواب سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی کو اللہ تعالیٰ کے برابر مانے تو شرک ہے

اور ماہنامہ انوار العلوم جو کہ مدنیہ اشرفیہ لاہور سے شائع ہوتا  
 تھا ماہنامہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ الکلام الحسن کے عنوان  
 کے صفحہ ۳ پر انہوں نے لکھا ہے کہ شرک کی حقیقت میں  
 بعض لوگوں کی کوئی جامع عنوان نہیں ملا

پھر طویل تقریر کے بعد تحریر کرتے ہیں بت پرستوں کے  
 نزدیک غیر اللہ کو کلیات میں اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا  
 ہے اور جزئیات وہ مستقل ہے اور قبر پرستوں کے  
 نزدیک ہر ہر جز میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تصرف  
 کرتے ہیں گو یہ عقیدہ بھی علی الاطلاق غلط ہے مگر  
 شرک نہیں اس حقیق سے معلوم ہوا کہ جب تک  
 غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں مستقل نہ مانے  
 تو مشرک نہیں ان دونوں حقیقوں سے معلوم ہوا کہ جب  
 تک اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو مستقل نہ مانے یا  
 برابر نہ مانے تو مشرک نہیں ایسا کون مسلم ہے جو کہ کسی  
 کو اس طریقہ پر کسی کو مانتا ہو یہ جواب لکھ کر میں نے  
 بھی روانہ کیا نہ تھا کہ انکا جواب آگیا  
 مطالعہ فرمائیں

اپکے تمام تراستدلال کا دارو مدار اس بات پر ہے  
 کہ ملک الموت ایک شخص سے یعنی شخص فرشتہ ہے  
 جو عالم میں ہر جگہ حاضر ہو کر رواج قبض کرتا ہے

لیکن یہ بات درست نہیں کہ ملک الموت ایک خاص فرشتہ ہے بلکہ ارواح کا قبض کرنا جن فرشتوں کے سپرد ہے وہ ایک نہیں بلکہ زیادہ ہیں اور عزرائیل علیہ السلام ان تمام فرشتوں کے سربراہ ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں توفیٰ کی نسبت فرشتوں کی طرف ہوتی ہے، قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے

(پ) اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفَّیْ هُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِیْنَ اَنْفُسِهِمْ

لہذا اس سے آپ کا استدلال حاضر ناظر بے محل ہے اور

دلیل آپ کی شہیداً ہے اگر اس شہادت دینے سے

آپ کا حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا، پھر تو تمام امت بھی حاضر

ناظر ہونگے اور معاذ اللہ پھر امت کیلئے پیغمبر پر ضرورتاً لازم

آئے گا جو کہ ناجائز ہے کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے

شہادت علی الامتہ اور امت پر شہادت علی الناس ہے

اب میری طرف سے عرض ہے کہ آپ اگر ایسے فتوے

کا جواب ہی نہیں دیتے تو پہلے ہی لکھتے  
 جواب جب سمجھ آیا لکھ دیا کہتے ہیں کہ مارنے والا ایک  
 فرشتہ نہیں یہ کیوں لکھ کر بھیجا اس معلوم ہوتا ہے  
 کہ جواب نہیں بن سکتا جب کچھ سمجھ آیا تو لکھ بھیجا اب اس  
 جواب مطالعہ فرمائیں۔

میں نے لکھا جناب مولوی صاحب اگر مارنے والے بہت فرشتے  
 ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو جواب  
 ارشاد فرماتے کہ مارنے والا ایک فرشتہ نہیں بلکہ بہت فرشتے  
 ہیں جو کہ مارتے ہیں اور عزرائیل علیہ السلام انکے سربراہ  
 ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح جواب  
 نہیں مہربانی فرمایا بلکہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین عزرائیل  
 علیہ السلام کے سامنے ایک طباق کے مانند بنا دی ہے  
 اور قرآن مجید نے جو توفیق کی نسبت الملئکہ کی طرف کی  
 ہے اس لیے کہ بہت سے فرشتے عزرائیل علیہ السلام

کے ساتھ معاون ہوتے ہیں (مشکوٰۃ شریف)

کتاب الجنائز باب فی ما یقال عند من

حضرة الموت میں برء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی حدیث نہیں دیکھی کہ جس وقت مومن کی موت کا

وقت آتا ہے تو عقید چہرے والے فرشتے جتکے چہرے سورج

کی طرح ہوتے ہیں جنت سے خوشبو اور کفن لیکر آتے ہیں بعد

عزرائیل علیہ السلام آتے ہیں اور کمر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں

لوہی حدیث ہے

یہ پہلی دفعہ سنا ہے کہ مارنے والے بہت فرستے ہیں

عزرائیل علیہ السلام مارنے والے ایک نہیں اور شہید

کا معنی رقیب اور محبین میں نے نہیں کیا تا کہ تم کو اعتراض کرنے

کا موقع ملتا کہ شہادت دینے سے اگر حاضر و ناظر ہوتا

ہوتا ہے تو پھر امت بھی حاضر و ناظر ہو بلکہ امت اس فضیلت

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ جائے کیونکہ جناب

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف امت پر گواہ

ہیں اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی سب

امتوں پر گواہ ہونگے آپ کو اگر تحقیق معلوم ہوتی تو اعتراض نہ کرتے

کیونکہ امت تو پہلی امتوں پر گواہی دینی پہلی امتوں نے

نبیوں کی مخالفت کی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بتلانے سے گواہی دینی کہ پہلی امتیں انکے نبیوں کی مخالفت

کرتی رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت

کی صفائی کے گواہ ہونگے اپنی امت کی صداقت اور عدالت

کی گواہی دیں گے اور یہاں پر شہید آگاہ صلی اللہ علیہ وسلم

جس کا معنی خلاف گواہی دنیا بتاتا ہے

اس لیے مفسرین نے شہیداً کا معنی رقیب اور مہمین

کیا ہے اگر مطلق گواہی مراد ہوتی تو یہ معنی بھی ہو سکتا تھا

کہ اللہ تعالیٰ سے بتلایا ہو اور یہ معنی بھی ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ

سے حاضر ناظر کیا ہو مگر صرف گواہی مراد ہوتی تو شہیداً

کا صدہ علی نہ ہوتا بلکہ عبارت قرآن مجید کی یوں ہوتی  
 وَكَوْنِ الرَّسُولِ لَكُمْ شَهِيدًا

محترم یہ دین کے مسائل ہیں محض تعصب سے کام  
 لیتا مومن کی شان نہیں مجھے اگر تحقیق اور دیکھی تھی مقصود  
 نہ ہوتی تو مجھے آپ کے پاس بھیجنے کی کیا ضرورت تھی آخر  
 اپنے عقیدہ کی بھی تحقیق نہ ہو بے علموں کی طرح

لکیر کا فقیر نہیں ہونا چاہیے کہ جن مسائل میں آپ لوگوں  
 مشرک اور کافر کہتے ہیں شرک اور کفر کے قوتوں تو آپ  
 لگاتے ہیں انکی اگر تحقیق کرنی پڑے تو صرف شرک  
 کے ہی قوتوں بازی پر ہی اکتفا کی جائے یہ بڑی زیادتی

آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ آپ کا استدلال اس پر  
 ہے کہ ملک الموت ایک فرشتہ ہے مگر ملک الموت  
 ایک فرشتہ نہیں بلکہ بہت فرشتے ہیں اور دلیل میں  
 آیتہ پیش کی اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَقَّعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مارنے والا  
ایک فرشتہ ثابت ہو جائے تو پھر حاضر ناظر کا ثبوت  
درست ہے اس آیت سے ثبوت متعدد فرشتوں کے  
مارے کا لینا غلط ہے کیونکہ تَوْفِيقًا فِي هٰذَا ضَمِيرٌ  
مَجْمَعٌ كِي هِيَ اَوْرَ الْمَلٰٓئِكَةِ مَجْمَعٌ هِيَ اَوْرَ مَشْرُحٍ وَقَابِرٍ  
مِي وَضُو كِي بَحْتٍ مِي پُرْصَا هُوَ كَا مَقَابِلَهُ اِلْجَمْعُ  
بِالْجَمْعِ الْقِسَامُ الْاِحَادُ عَلٰى الْاِحَادِ پھر مطلب یہ  
ہوا کہ ہر ایک شخص کیلئے مارنے والا علیہ علیہ  
فرشتہ ہے چنانکہ یہ عقیدہ امید ہے کہ آپکا بھی نہ  
ہوگا پھر وہ ہی بتاتا ہے جو کہ برائے بن عازب کی حدیث  
اور دقائق الاخبار اور تذکرۃ الموتی والقبور کی  
حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مارنے کا ذمہ عزرائیل  
علیہ السلام کا ہے اور باقی فرشتے اُنکے مددگار  
ہیں اس مضمون کا جواب رمضان شریف سے پہلے



اکوڑہ والوں کو بھیجا تو پھر ذقیدہ میں واپس جواب ملا کہ  
 مفتی صاحب یہاں سے چلے گئے ہیں اور انہوں نے دوسری جگہ  
 مدرسہ بنا لیا ہے اور پھر اس جواب ملنے کے بعد تیسری یا  
 کہ چوتھے دن رکامل پور موئے والوں نے ایک فتوے  
 کا جواب دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ نمک والوں سے منگوایا  
 تو اس پر دستخط مفتی غلام فرید صاحب کے تھے

اکوڑہ والوں سے پھر اس جواب کا کوئی جواب نہ ملا  
 اس سے معلوم ہوا کہ جواب موجود نہ تھا اگر جواب ہوتا تو  
 ضرور دیتے اس لیے کہ انکے عقیدہ کی بات تھی ہر  
 انسان اپنے عقیدہ کے پتھا ہونے کی سعی کرتا ہے و  
 دوسری بات یہ ہے کہ اگر مفتی صاحب نہ تھے تو نائب مفتی جاب  
 غلام الرحمن صاحب تھے اس سے پہلا جواب بھی نائب  
 مفتی صاحب ہی نے دیا تھا

پھر حاوڈ تلیف صاحب جو کہ ناصر پور کے رہنے والے ہیں

مجھے کہا کہ ہمارے گاؤں میں ایک مولوی ہیں جو آئے دن  
 بڑا ہی شور کرتے ہیں شرک و بدعت کی مشین ہیں  
 یہ سوال و جواب مجھے دو میں جو اب ان سے پوچھوں گا پھر  
 انہوں نے جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ یہ  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ    نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ  
 اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

اللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقُّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ ط

آپ کے مقالے کا جواب درج ذیل ہے

دقائق الاخبار کے حوالہ سے جو حدیث نقل کیا گیا ہے

اور اس سے جو نتیجہ نکالا گیا ہے وہ صحیح نہیں اس لیے

کہ آپ نے یہ سمجھا ہے کہ ملک الموت ایک ہے

حالانکہ ملک الموت کے فرشتوں میں بے شمار معاون

اور مددگار ہیں

حضرت عزرائیلؑ کی مثال ایک افسر کی ہے جو کہ اسکے

ماتحتی میں ہزاروں لاکھوں فرشتے سرگرم عمل ہیں  
 قرآنی آیاتیں ملاحظہ ہوں سُوْرَةُ الْعَامِ ایت ۴۱  
 حتیٰ اذ اجاء احدکم الموت توفته رُسُلُنَا وھم لا یفرطون  
 اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ابن کثیر جلد دوم صفحہ ۱۳۸  
 پر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے لَمَلِكِ الْمَوْتِ اَعْوَانٍ مِنْ  
 الْمَلَائِكَةِ یَخْرُجُونَ الرُّوحَ مِنَ الْجَسَدِ فِیْقَبِضُهَا لِیَعْنَى مَلِكِ الْمَوْتِ  
 کے فرشتوں میں معاون ہیں جو جسم سے روح نکال  
 کر پس وہ اُس سے قبض کر لیتے ہیں یہی آیت سورۃ  
 اعراف میں بھی لایا گیا ہے الْفَاطِرِ الْقَرَّانِ وَکَیْمِیْنَ حَتّٰی  
 اذ اجاء ھم رُسُلُنَا یُتَوَفَّوْنِھُمْ نَبِیُّہُمْ سُوْرَةُ نَارِ عَاتِ مِیْن  
 وَالنَّارِ عَاتِ غَرَقًا وَالنَّارِ شَطَاتِ نَشْرًا سے مفسرین کے  
 نزدیک روح لکانے والے فرشتے مراد ہیں پھر قرآن  
 کے سورہ مریم میں یہ بھی ذکر آیا ہے کہ وَمَا نُنزِلُ  
 اِلَّا بِالْمُرْسَلِیْنَ صَفْحہ ۶۴ کہ ہم تیرے ہی رب کے حکم سے

اترتے ہیں حلاقتہ الکلام یہ ہوا کہ روح قبض کرنے والا  
 ایک فرشتہ نہیں حتیٰ کہ اس سے حاضر ناظر سمجھ کر  
 نتیجہ نکال دیا جائے بلکہ پوری جماعت ہے فرشتوں کا جو اس  
 کام پر معمور ہیں اور وہ جب بھی کسی کے روح نکالنے  
 کیلئے جاتے ہیں تو رب تعالیٰ اس سے حکم دیکر بھیج دیتا ہے  
 نہ کہ وہ از خود جان کر کہ فلاں شخص کی عمر ختم ہے اس  
 قبض کر لینا چاہیے تو جب خدا انکو بھیج دیتا ہے تو  
 کہاں سے حاضر ناظر ہوا پھر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ  
 اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر صلعم بھی حاضر ناظر ہیں یہ تو  
 دوسری غلطی ہے اس لیے کہ یہ نتیجہ اس حدیث سے  
 کسی صحابی نے برآمد نہیں کیا اور نہ انہوں نے یہ  
 اجتہاد کیا ہے کہ اس حدیث کے رو سے حضور صلعم  
 حاضر ناظر ہیں کیونکہ یہ تو قرآن کے صریح نصوص کے  
 مخالف ہے حضور صلعم کے قول و فعل سے صریح ٹکڑ ہے

جناب مولوی صاحب اپنے قرآن مجید کی جتنی آیتیں لکھی  
 ہیں سب آیتیں اردو رسم الخط میں لکھی ہیں حالانکہ  
 جس طرح قرآن مجید کے الفاظ کی حفاظت لازمی ہے  
 اس طرح رسم الخط کی رعایت لازمی ہے اپنے اپنے جواب  
 اور اکوڑہ والوں کے جواب کا کیا فرق کیا یعنی مارنے  
 والے بہت فرشتے ہیں اسکا صرف اعادہ کیا ہے  
 صرف فرق یہ کیا ہے کہ انہوں نے ایک آیت لکھی  
 تھی اور آپ نے دو اور آیتیں لکھی ہیں اور تصوراً  
 جذبات سے کام لیا حالانکہ جذبات کی بات نہ تھی حق تو  
 آپ کا یہ تھا کہ میں نے اکوڑہ والوں کو متعدد فرشتوں کے  
 مارنے والا ہونے کے جواب میں عرض کی تھی اسکا جواب  
 آپ مہربانی کرتے مگر اپنے جواب دینے کے بجائے  
 اسی جواب کا اعادہ کیا ہے جو ایک آیت کا جواب ہے وہ  
 ہی تین چار آیتوں کا جواب ہے اپنے میرے سوال

کا جواب اس بنا پر دیا ہے کہ میں نے عزرائیل علیہ السلام  
 کا حاضر ناظر ہوتا ہوں بنا پر کیا ہے کہ مارنے والا ایک  
 فرشتہ ہے جو کہ ہر جگہ حاضر ہو کر روح قبض کرتا ہے حالانکہ  
 میں نے عزرائیل علیہ السلام کو حاضر اس حدیث سے  
 ثابت کیا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہے کہ زمین عزرائیل علیہ السلام کے سامنے اللہ تعالیٰ  
 نے ایک طباق کے مانند بنا دی ہے پھر اس کے بعد  
 اکوڑہ والوں کے جواب میں میں نے صاف لکھا ہے پھر بھی  
 آپ کو سمجھ نہیں آیا تو آپ کی اس علمیت اور عقل پر رونا  
 چاہیے اگر سمجھ کر بھی دین میں تعصب کرتے ہو تو ہم  
 اپنے اپنے جواب کی ابتداء میں آیت مبارکہ لکھی ہے جس کا  
 معنی ہے ہدایت اللہ تعالیٰ دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہی آپ کو  
 آیت دے اپنے متعدد فرشتوں کے مارنے کی دلیل  
 اس ایک حدیث لکھی ہے جس کی عبارت میں بھی خیانت

کی ہے اور معنی میں بھی خیانت کی ہے اور خیانت صرف

اس لیے کی ہے

کہ آپ کے مدعا پر صاف پانی پھر جاتا عبارت کی خیانت

اس طرح ہے کہ فیقبضہا کے بعد عبارت فیقبضہا

ملك الموت اذا انتھت الی الحاقوم کی عبارت اور

معنی کے لحاظ سے خیانت یہ ہے فیقبضہا مفرد کا

صیغہ ہے جس کا معنی ہے پس وہ قبض کر لیتا ہے اور مولوی

صاحب معنی کرتے ہیں پس وہ قبض کر لیتے ہیں حالانکہ

روح نکالتے ہیں پھر قبض کر لیتے ہیں آپ کا معنی سمجھیں آتا

بلکہ فیقبض کا فاعل سامع نے قول ابن عباس میں صاف

موجود ہے یعنی فرشتے روح جسم سے نکالتے ہیں جس

وقت خلق قوم تک پہنچتی ہے پس عزرائیل علیہ السلام

اس کو قبض کر لیتے ہیں یہ ہے آپ کی دیانتداری اور اعتقاد کی

مسائل میں آپ لوگوں کو مشرک کہتے ہیں اس میں آپ

اپنے مدعا کے خلاف حدیث و قرآن میں چلا کی اس آیتہ

کی تفسیر میں ترازن سے صاف لکھا ہے کہ عزرائیل علیہ السلام

اپنے معاون فرشتوں کو حکم دیتے ہیں جب روح خلق

تک پہنچتی ہے تو قبض خود کرتے ہیں <sup>مولوکی</sup> آگے لکھتے ہیں یہ

ہی سورۃ الحرف میں بھی لایا گیا ہے الفاظ قرآنی مطالعہ فرمائیں

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ ثُمَّ وَوَسَلْنَا يَوْمَئِذٍ يَوْمَهُمْ <sup>۳</sup> پھر سورۃ

وَالنَّازِعَاتِ غُرُقًا وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا سے مفسرین نے

روح نکالنے والے مراد لیے ہیں پھر قرآن مجید میں یہ بھی ذکر

آیا ہے وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا أَمْرًا رَبِّكَ کہ ہم تیرے ہی رب

کے حکم سے اترتے ہیں (نوٹ) ، معنی تیرے ہی رب

کے حکم سے اترتے ہیں) (معلوم نہیں یہ تھروالا معنی کس

عبارت سے لیا ہے) خلاصہ الکلام یہ ہوا کہ روح قبض

کرنے والا ایک فرشتہ نہیں حتیٰ کہ اسے حاضر ناظر

سمجھ کر نتیجہ نکال دیا جائے بلکہ پوری جماعت ہے فرشتوں



کا جو اسکام پر معمور ہیں اور وہ جب بھی کسی کی روح کو  
 زکالنے جاتے ہیں تو رب تعالیٰ اس سے حکم دیکر بھیج دیتے  
 ہیں نہ کہ وہ از خود جانکر کہ فلاں شخص کا عمر ختم ہے اسے  
 قبض کر لینا چاہیے تو جب خدا اُسکو بھیج دیتا ہے تو کہاں  
 سے حاضر ناظر ہوا

میری گزارش یہ ہے اس عبارت میں تمہورا سا فکر کریں  
 کہ کتنی فصاحت و بلاغت سے لبریز ہے اور کتنی علمی  
 قابلیت کی مظہر ہے ثابت یہ کرنا چاہیے کہ مارنے والے  
 بہت فرشتے ہیں جب کسی کا روح نکالنا چاہتے  
 ہیں تو رب تعالیٰ اس سے حکم دیکر بھیجتے ہیں نہ  
 کہ وہ از خود جانکر کہ فلاں شخص کا عمر ختم ہے اسے قبض کر لینا  
 چاہیے تو جب اُسکو خدا بھیجتا ہے تو کہاں سے حاضر ناظر  
 ہوا آپ تمہورا عبارت پہ غور کریں کہ عبارت میں مولوی  
 صاحب عنزائیل علیہ السلام سے غایم غیب کی نفی ثابت

کر رہے ہیں اور نتیجہ حاضر ناظر نہ ہونے کا نکال رہے ہیں  
 جس میں اتنی تمیز نہیں کہ علم غیب علیحدہ مسئلہ ہے  
 اور حاضر ناظر علیحدہ مسئلہ ہے پھر اسکو ایسے مسائل  
 پر بحث کرنے کا کیا حق ہے حالانکہ اس عبارت سے  
 عزرائیل کے علم غیب کا بھی ثبوت ہوتا ہے کیونکہ  
 جس کے روح قبض کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ دینگے کہ  
 فلاں شخص کا روح قبض کرنا ہے تو اسکو عزرائیل اگر  
 نہ جانے گئے تو کیسے ماریں گے کیا اللہ تعالیٰ نے عزرائیل  
 کا ہاتھ پکڑ کر اس شخص کے پاس لے جاتے ہیں  
 کہ اس شخص کا روح قبض کرنا ہے یا کہ حکم فرماتے ہیں کہ  
 فلاں شخص کا روح قبض کرنا ہے مولوی صاحب اپنے لکھا  
 ہے کہ مارنے والے بہت فرشتے ہیں تو اس سے آپ  
 کیا مطلب لیتے ہیں اس کے دو مطلب ہی بن سکتے ہیں  
 ایک تو یہ کہ ہر ایک انسان کے مارنے کیلئے علیحدہ علیحدہ

فرشتہ ہے امید قوی ہے کہ آپ بھی ایسا عقیدہ نہ رکھتے  
 ہونگے اور اُسکا جواب پہلے اکوڑہ والوں کے جواب  
 میں عرض کر چکا ہوں آپ کے اس جواب اور اکوڑہ  
 والوں کے جواب میں صرف فرق اتنا ہے کہ انہوں نے  
 دعوے کی دلیل صرف ایک ہی آیت دی تھی جو کہ کافی  
 تھی اور آپ نے تین چار آیتیں پیش کر دیں مطلب تو  
 ایک ہی ہے ہوا کا جواب ہے وہ ہی آپ کا جواب ہے  
 آپ کو اس جواب کے اعادہ کی ضرورت نہ تھی مگر  
 آپ کے پاس جواب صرف یہی تھا اس جواب کے سوا  
 اور کیا جواب ہے اگر متعدد فرشتوں سے آپ کا یہ مطلب  
 ہے کہ عزرائیل علیہ السلام کے معاون و مددگار ہیں جیسا کہ  
 متعدد حدیثوں سے جو کہ پہلے استفتاء میں اخبار الانیار  
 اور تذکرۃ الموتی والقبور اور براہین عازب کی حدیث سے  
 مشکوٰۃ شریف کے حوالہ سے پیش کیا ہے پھر تو بہت سے

۲۸

فرشتوں کا حاضر ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے آپ تو انکی  
 کے حاضر ناظر مانتے سے بھاگ رہے ہیں یہاں تو انکو  
 بہت سے حاضر ناظر مانتے پڑھکے حالانکہ میں نے تو  
 حاضر ناظر ہونا عزرائیل علیہ السلام کا اس بات سے  
 ثابت کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ عزرائیل کے سامنے زمین کو مثل طباق کے بنا دیا  
 گیا ہے اور طباق میں جو اشیاء ہوتی ہیں جسکے سامنے  
 وہ طباق ہوتا ہے اس سے چھپی ہوئی نہیں ہو سکتی اگر  
 میرے سوال کو آپ سمجھنے کے یا وجود اسکا جواب  
 دینے کے بجائے متعدد فرشتوں کے مارنے والے ہونے  
 پر زور دیتے ہیں تو اپنی دیانتداری کی بھی حد ہے اور پھر  
 جب اکوڑہ والوں کے جواب میں میں نے صاف لکھا  
 ہے کہ اگر بہت فرشتے مارنے والے ہوتے تو ضرور جواب  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے

مگر معصوم نہیں آپ کی متعدد فرشتوں کے مارنے پر  
 زور دیتے ہیں اگر آپ اس لیے ایک فرشتہ مارنے  
 والا نہیں مانتے کہ اگر مارنے والا ایک فرشتہ مانے تو  
 حاضر ناظر ماننا پڑے گا اور حاضر ناظر ماننا شکر ہے تو  
 پھر تذکرۃ الموت والقبور اور دقائق الاخبار و مشکوٰۃ  
 شریف جنہوں نے براء بن عازب کی حدیث لکھی جس  
 سے مارنا کام عزرائیلؑ کا ثابت ہوتا ہے ان کتابوں  
 کے مصنفین پر اور پھر ان حدیثوں کے راویوں پر کیا  
 فتویٰ ہوگا جنہوں نے ایسی حدیثیں روایت کی  
 ہیں جن سے مارنا صرف عزرائیلؑ کیلئے ثابت ہوتا ہے پھر  
 ہی توفیٰ کر جائیں اور انکو بھی اس بیماری میں نشانہ  
 بنالیں اور نعوذ باللہ پھر جس ذات پاک نے  
 قُلْ يَتُوبُ إِلَيْكُمْ مَلِكُ الْبُوتِ يَهْ آتِيه نازل فرمائی ہے  
 بلکہ ایسی کتنی آیتیں ہونگی جو کہ اس وقت ذہن ناقص

۳۰

میں نہیں ہیں اس ذاتِ باصفاتِ پاک پر نعوذ باللہ  
 نعوذ باللہ کیا قوی لگاؤ گے اور نعوذ باللہ جناب  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا مہربانی فرماؤ گے  
 جنہوں نے متعدد حدیثوں میں ملک الموت ایک ہی  
 فرشتہ فرمایا ہے اگر آپ اس اپنی ضد پر قائم ہیں کہ  
 مارنے والا ایک فرشتہ نہیں بلکہ بہت ہیں جو کہ علیحدہ  
 علیحدہ ڈیوٹی دیتے ہیں پھر جو حدیثوں میں آتا ہے کہ دو  
 فرشتے ہیں جو کہ قبر میں حساب لیتے ہیں ایک کا نام  
 منکر اور دوسرے کا نکیر حالانکہ بیک وقت کتنی  
 قبروں میں حساب لیتے ہیں عزرائیلؑ مارتے ہیں  
 پھر وہ حساب لیتے ہیں اگر عزرائیلؑ کا مارتا نہ مانو تو  
 اسکا کیا جواب ہے یا تو حسابِ قبر کا انکار کرنا پڑے  
 گا یا یہ کہنا پڑے گا کہ بہت سے فرشتے ہیں جنکے نام  
 منکر اور نکیر ہیں اور ہر ایک کا اپنا اپنا ہے اور معلوم

نہیں یہ مضمون کہ جب بھی کسی کے روح کو نکالنے

جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس سے حکم دیکر بھیج

دیتے ہیں یہ کس حدیث شریف سے نکالا کیونکہ مشکوٰۃ

شریف جو کہ مسلم شریف اور قریبا چالیس کتب حدیث

کا خلاصہ ہے اس میں تو کسی حدیث شریف میں یہ مضمون

نہیں ہاں اس طرح ضرور ہے المیتا تحضرہ الملئک

میت کے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہیں دوسری حدیث

شریف اِنَّ الْعَبْدَ الْيَوْمِ مِنْ اِذَا كَانَ فِي الْبَطْنِ

مِنَ الدُّنْيَا وَاَقْبَالَ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهَا

الْمَلٰٓئِكَةُ يَعْنِيْ حِيْنَ وَقْتُ مَوْتِ كَارِنِيَا سَيَتَعَلَّقُ تَوْرَةً

اور آخرت کی طرف جانے کا وقت آتا ہے تو فرشتے

نازل ہوتے ہیں اس حدیث شریف میں بھی اللہ تعالیٰ

کا فرشتوں کو حکم اُس وقت دنیا کوئی ثابت نہیں اور

سپارہ ۲۵ سُورَةُ دَحٰنٍ فِيْ فَيُّهَا يَفْرَقُ كُلَّ اَمْرٍ

حکیمہ اس آیت پر شبیر احمد عثمانی صاحب  
 لکھتے ہیں یعنی سال بھر کے متعلق قضا و قدر حکیمانہ اور  
 اہل فیصلے اسی عظیم الشان رات میں لوح محفوظ سے  
 نقل کر کے ان فرشتوں کے حوالے کیے جاتے ہیں جو  
 شب بھائی تکوینیات میں کام کرتے والے ہیں مطلب  
 یہ ہوا کہ سال بھر کے غیوبات کا کہ فلاں وقت میں یہ شخص  
 مرے گا اور فلاں وقت میں وہ مرے گا اور فلاں وقت  
 میں یہ کام ہوگا اور فلاں وقت میں وہ کام ہوگا یہ ہے  
 شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی صاحب جو کہ سال بھر کے غیوبات  
 فرشتوں کیلئے ثابت کر رہے ہیں اور ایک آپ نہیں کہ  
 ہر ایک مرنے والے کیلئے علیحدہ علیحدہ حکم فرما  
 رہے ہیں آپ کو اپنے گھر کی خبر نہیں پھر آپ آگے لکھتے  
 ہیں کہ اسکا یہ نتیجہ نکالنا کہ اس سے معلوم ہوا ہے  
 یہی حاضر ناظر ہیں یہ دوسری غلطی ہے اس لیے کہ یہ نتیجہ



اس حدیث سے کسی صحابی نے نہیں برآمد کیا اور نہ انہوں  
 نے یہ اجتہاد کیا ہے کہ اس حدیث کی رو سے حضور علیہ السلام  
 حاضر ناظر ہیں کیونکہ یہ تو قرآن مجید کے صریح تصویح کے  
 مخالف ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و  
 فعل سے صریح منکر ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال  
 کے مخالف ہے

مولوی صاحب آپکی اس سوتج پر افسوس کرنا چاہیے اور  
 اس مسلم پر تشار ہوتا چاہیے میں نے کب اس حدیث  
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے  
 کا نتیجہ نکالا ہے میں نے تو لکھا ہے کہ جب عزرائیل  
 علیہ السلام حاضر ناظر ہوں تو شرک نہیں اور جناب  
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ناظر ماننا کیسے  
 شرک ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ناظر ماننا تو

۳۴  
وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

سے میں نے ثابت کیا ہے

اور اکوڑہ والوں نے اس پر اعراض کیا تھا  
اسکا جواب بحمد اللہ میں نے دیا تھا اور دونوں سوال  
و جواب آپکے پاس موجود تھے اس کے باوجود اگر

ایکو سمجھ نہ آئے پھر آپکی عقل پر صد حیف ہے  
یہ جواب میں نے ناصر پور والے مولوی صاحب کو لکھ

کے لئے لکھا مگر مولوی صاحب یوجہ ایک نامناسبہ کے  
ناصر پور ہجرت کے بعد

نہ ملے مگر ہمیں معلوم ہے کہ ان سے اسکا کوئی جواب  
نہ ملتا کیونکہ اگر انکے پاس کوئی جواب ہوتا تو اکوڑہ

والوں کے جواب کا اعادہ نہ کرتے اسکے بعد  
متعدد علماء کو اپنی تسلی کیلئے دیکھا یا لیا مگر کوئی

تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ اہمیت بالحقیر۔







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# نظرة النواظم في مسألة الجاه والنظام

مؤلفه :-

صاحبزاده الحاج الحافظ  
سلطان محمد صاحبزاده

ناشر

دارالافتاء دارالعلوم  
الدينية دارالافتاء

استاذ عاليه غوثية غوثية دارالافتاء دارالافتاء